| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

فقط اہل بیتِ پاک اور حسنین کریمین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا کی خلافت کے خلاف بغض نکلنے کے لیے اس فتنے کو اُجاگر کیا گیا ہے

(۱ محبت حسین اور شہادت امام حسین مصنفہ طاہر القادری ص ۱۵ تا ۱۶)

طاہر القادری کی مذکورہ دو عدد عبارات کا تنقیدی جائزہ

طاہر القادری کی مذکورہ دو عدد عبارات سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اگر طاہر القادری کو یہ خوف نہ ہو کہ مجھے علماء اہل سنت شیعہ اور رافضی کی طرف منسوب کریں گے تو وہ کھل کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرتا جیسا کہ اس کی دو عدد مذکورہ عبارات اس کی شاہد ہیں کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں وہی اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کر رہا ہے کہ جو مودودی نے اپنی کتاب سیاست و ملوکیت میں ظاہر کیا ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امت مسلمہ کے سیاسی تشخص کو خلافت سے اٹھا کر ملوکیت کی گود میں دھکیل دیا ہے۔ جس کی تردید ہم بالتفصیل کر چکے ہیں۔ اور طاہر القادری تو مودودی سے بھی بڑھ کر زبان کھول رہا ہے۔ کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاست ایک فتنہ تھی۔ جس کا واضح معنی یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاست اگر فتنہ ہے تو پھر امیر معاویہ اس کے ساتھ موصوف ہوئے کیونکہ صفت موصوف کے بغیر وجود نہیں رکھتی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات کو فتنہ کہنا یہ انتہائی جرأت ہے۔ اور جو یہ بار بار کہہ رہا ہے۔ کہ امیر معاویہؓ کے خلاف زبان کھولنے سے صرف اس لیے حیاء آتی ہے۔ کہ انہیں صحابی کہا جاتا ہے۔ تو یہ اس کا کہنا بھی بے معنی ہے۔ جبکہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات کو فتنہ کہہ رہے ہیں۔ تو پھر کون سی حیاء باقی رہ گئی ہے۔ اور پھر واضح الفاظ میں کہہ رہا ہے۔ کہ میں بلا تامل اس بات کا اقرار اور اعلان کرتا ہوں ۔ کہ

گستاخِ چہارم

طاہر القادری کی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں دو عدد تنقیصی عبارات

۱- شہادت امام حسینؓ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے اس خواہش کے پیش نظر کہ حکومت اور خلافت میرے ہی خاندان میں رہے۔ اپنی زندگی میں یزید کو ولی عہد نامزد کر دیا اور اس کی تخت نشینی کے لیے راہ ہموار کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

میں سمجھتا ہوں اور بلا تامل اس بات کا اقرار اور اعلان کرتا ہوں کہ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دوسری زبردست لغزش اور بھیانک سیاسی خطا تھی جس نے تاریخ اسلام پر بڑے دور رس نتائج مرتب کیے اور امت مسلمہ کے سیاسی تشخص کو خلافت سے اٹھا کر ملوکیت کی گود میں دھکیل دیا۔ ہم ان دونوں غلطیوں کو شرف صحابیت کے حوالے سے اجتہادی غلطیاں تسلیم کرتے ہیں۔

(شہادت امام حسین رضؓ حصہ اول مصنفہ طاہر القادری ص ۱۳)

(۲) محبت امام حسین رضؓ:

حضرت امیر معاویہ ان کے دور حکومت کی نسبت ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کی وجہ سے حیا کر اور خاموشی کو فرض جانتے ہیں اور زبان کھولنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور گناہ سمجھتے ہیں لیکن آگے جب یزید کا باپ آتا ہے تو یزید پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں۔ جو کچھ میں نے عرض کیا۔ اہل سنت کی عقائد کی تمام کتابوں میں اور ائمہ تاریخ ہمیشہ بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ سیاست معاویہؓ کا فتنہ آج پیدا ہوا ہے

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہولناک سیاسی غلطیاں کی ہیں۔ لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ کاش طاہر القادری سلف صالحین اور اپنے اکابر شیخ عبد الحق محدث دھلوی اور مجدد الف ثانی وغیرہ کی تحریرات جو کہ انہوں نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تحریر کی ہیں۔ ان کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی اتباع کرتے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان ومناقب تحریر کرتے نہ کہ ان کی شان میں طعن و تنقیص کرتے اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ کی کتاب احکام شریعت حصہ اول ص ۵۵) کو اگر طاہر القادری صاحب پڑھ لیتے اور پھر اعلیٰ حضرت سے جو وہ اپنی عقیدت کا اظہار اور دعویٰ کرتے ہیں۔ پھر یہ سیدنا امیر معاویہ کی ذات میں طعن و تنقیص نہ کرتے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت نے اس جگہ یوں لکھا ہے۔

وَمَن یکوْن یّطعن فِی مُعَاوِیَةَ رَضِی اللہ عَنْهُ فَذَاكَ یکون کِلَابِ الهَاوِیَةِ۔ جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ اور فقیر کے شیخ کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب زیب نشین سجادہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کی زبان اقدس سے میں نے کئی مرتبہ سُنا ہے۔ کہ جو آدمی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص کرنے والا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ ولایت عطا نہیں کرتا۔ یہ بات وہ سنی ہوئی نہیں فرماتے بلکہ وہ اپنی خواب کا واقعہ ذکر فرماتے ہیں۔ کہ جس کو میں پہلے تحفہ جعفریہ جلد اول میں نقل کر چکا ہوں۔ لیکن اس جگہ پھر دوبارہ نقل کر دیتا ہوں کیونکہ وہ واقعہ انتہائی نصیحت آمیز اور صراط مستقیم کے لیے رہنما ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اسلام میں عظیم کارنامے ہیں۔ لہٰذا وہ بھی انہی فضائل ومناقب کا حق دار ہے۔ اور جس طرح امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کی خاطر جام شہادت نوش فرمایا۔ اسی طرح خمینی بھی اسلام زندہ رکھنے کے لیے شہادت سے سرفراز ہوا۔ تو جس طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ کے شہید تھے اسی طرح خمینی بھی عظیم شہید ہے جسے طاہر القادری ”امام“ کہہ رہا ہے۔ اور جس کی شان میں مذکورہ الفاظ کہے۔ یہی وہ خمینی ہے۔ کہ جس نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کرتے ہوئے یوں کہا ہے۔ ”جتنی قربانیاں میرے ماننے والوں نے دی ہیں۔ یہ قربانیاں صحابہ رسول بھی نہیں کر سکے“ بلکہ اس نے اپنی مشہور کتاب کشف الاسرار ص ۱۲۱ میں ہر قاری کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ حق و باطل کے امتیاز کے لیے ملا باقر مجلسی کی کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ اس نے اسی صفحہ پر ”حق الیقین“ کا بار بار ذکر کیا۔ کہ حق و باطل کے امتیاز کے لیے ملا باقر مجلسی کی کتاب ”حق الیقین“ کا مطالعہ ضروری ہے۔ حالانکہ اسی کتاب میں حق الیقین کا بار بار حوالہ دیا گیا۔ ان میں سے ایک جگہ لکھا۔ کہ امام قائم (امام مہدی) جب دنیا میں آئیں گے۔ عائشہ را زندہ کند تا اور حد بزند۔ یعنی حضرت عائشہ کو دوبارہ زندہ کر کے اُن پر حد جاری کریں گے۔ (ص ۲۱۹ باب پنجم در بیان اثبات رجعت۔)
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا۔ ابو بکر و عمر اس امت کے فرعون و ہامان ہیں۔ جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا۔ ان کو بھی امام مہدی زندہ کریں گے۔ اور قتل کریں گے۔ اور عذاب دیں گے۔ (باب پنجم ص ۲۱۶)

قارئین کرام! خود فیصلہ کریں۔ کہ یہی وہ خمینی ہے۔ جو شیعہ عقیدہ رجعت کا معتقد ہے۔ اور اس کا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ امام مہدی دوبارہ آئیں گے۔ اور اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کو زندہ کر کے ان پر حد لگائیں گے۔ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے فرعون و ہامان ہیں۔ اس خمینی کو طاہر القادری

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولایت کا وارث کہہ رہا ہے۔ طاہر القادری نے خمینی کی مذکورہ تعریف کرکے کیا ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دل نہ دکھایا۔ اور ان کی ناراضگی مول نہ لی۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ان حضرات کو اذیت و دکھ پہنچانا در اصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانا اللہ تعالیٰ کو تکلیف دینا ہے۔ تو جس نے اللہ اور اس کے رسول کو دکھ دیا۔ اس کا حشر کیسا ہوگا؟ تو معلوم ہوا۔ کہ طاہر القادری کا جو عنوان (امام خمینی کا جینا علیؓ اور مرنا حسین کی طرح ہے) وہ اس قدر گستاخی پر مبنی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اس کے سارے اچھے اعمال اکارت گئے۔ اور آخرت بھی برباد کر بیٹھا۔ اور بارگاہ صدیقی، فاروقی اور نبوی سے مردود ہوگیا۔

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت اور وقار و عظمت سے درحقیقت طاہر القادری کا سینہ بالکل خالی ہے۔ بلکہ اس کی جگہ عداوت و کدورت اور بغض سے اس کا دل بھرا پڑا ہے۔ محض علماء اہل سنت کی گرفت کا خوف اُسے زبان کھولنے سے روک رہا ہے۔ ورنہ وہ دبے لفظوں دل کی بات کہہ گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب "شہادت حسین" گواہی دے رہی ہے۔ اور ہمارے خیال کی تائید کرتی ہے۔

شہادت حسین:

جب ہم واقعہ کربلا کا تصور کرتے ہیں تو ہمیں معاویہ یاد آجاتا ہے۔ (شہادت حسین ص ۵۲ مصنفہ طاہر القادری)

اب رہی یہ بات کہ واقعہ کربلا کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یاد آجانا کس نوعیت کا ہے۔ انداز تحریر بتا رہا ہے۔ کہ ان کی یاد ایک مجرم اور شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اصلی سبب کے طور پر آتی ہے۔ لہٰذا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

کربلا کے ساتھ تصور کسی عزت و احترام اور عظمت کے طور پر نہیں بلکہ ایک سازشی، دشمن اہل بیت اور فاسق و فاجر کے طور پر اُبھتا ہے۔ طاہر القادری کی یہ تحریر اس بات کی واضح نشاندہی کرتی ہے۔ کہ اس کے دل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قطعاً ادب و احترام نہیں۔ اسی لیے اس کا یہ کہنا کہ "شرف صحابیت ہمیں مانع ہے"، یہ بھی ایک عذر لنگ سے کم نہیں۔ اگر شرف صحابیت واقعی ان کی توہین سے مانع ہوتا تو "شہادت حسین" نامی کتاب کی مذکورہ عبارت لکھتے وقت اس شرف کا لحاظ و خیال کدھر گیا۔

قارئین کرام! حضرت عمر و بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایسی شخصیت جو عظیم الشان ہے۔ انہوں نے بھی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کوئی گستاخی یا زیادتی کی نشاندہی نہ کی۔ بلکہ گستاخانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے لگوائے۔ ان کا یہ طرزِ عمل بتاتا ہے۔ اور واضح شہادت دیتا ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ قریب ہونے کے باوجود انہیں کوئی عیب یا گستاخی نظر نہ آئی۔ اور چودہ سو سال کے لگ بھگ گزرنے کے بعد جن لوگوں کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخیاں نظر آنے لگیں۔ اور تحریر و تقریر میں ان کی شان میں نازیبا اور گستاخانہ انداز اپنایا۔ کیا ان لوگوں کی بات کا کوئی وزن ہو سکتا ہے؟ اور کیا ان کے بغض و عداوت سے بھرے الفاظ اس کی دلیل بن سکتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کیا جانا درست ہے۔؟ ہر ذی عقل اور ہر ذی علم اس کے خلاف فیصلہ ہی کرے گا۔ اور قرآن و حدیث کی رُو سے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ جنتی قرار دے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے اس کی تفصیل سے ہم بیان کر چکے ہیں۔ ایسی شخصیت کے خلاف نازیبا الفاظ اور گستاخانہ طرز اختیار کرنا اپنی بدقسمتی بلکہ ازلی بدبختی کی علامت ہی ہو سکتا ہے۔

خلاصہ کلام :

طاہر القادری اہل سنت اور اسی طرح وحید الزمان اہلحدیث اگرچہ اپنے آپ کو محب صحابہ رض کہلاتے ہیں۔ مگر ان کے دلوں میں حضرت امیر معاویہ رض اور ان کے والد ماجد حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغض و عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ جس کا واضح ثبوت خود ان کی تحریرات سے ملتا ہے لکھتے ہیں۔ "ان کا صحابی ہونا مانع ہے کہ ہم ان کے حق میں کچھ کہیں" مطلب یہ کہ آپ کا صحابی ہونا ہمیں زبان کھولنے سے روک رہا ہے۔ اور لعن طعن کرنے سے صرف صحابیت آڑے آرہی ہے۔ ورنہ ہم وہی کچھ کہتے۔ جو دشمن کہا کرتے ہیں گویا ان کے سینوں میں عداوت کی آگ جل رہی ہے۔ جبکہ طاہر القادری نے شہادت حسین ص ۵۲ پر لکھا ہے۔ کہ جب ہم واقعہ کربلا کا تصور کرتے ہیں تو ہمیں معاویہ رض یاد آجاتا ہے۔ یعنی ہمیں اس قدر غصہ آجاتا ہے کہ گویا قاتل معاویہ ہی ہیں یاد رہے کہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخوں کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ ان کا دشمن اور گستاخ دوزخی کتا ہے۔ یہ فتوے خاص کر طاہر القادری کو پڑھنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت امیر معاویہ رض رضی اللہ عنہ پر لعن طعن کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا اہل سنت کا فرد ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ فیصلہ مجدد الف ثانی کا بھی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرات صحابہ کرام سے عداوت اور بغض سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

فاعتبروا یا اولی الابصار